رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ ششماہی ۸ سہ ماہی ۴

THE DAILY
AL FAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

| نمبر ۲۱۹ | مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۳۷ء | یوم یکشنبہ | مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۵۶ھ | جلد ۲۵ |
|---|---|---|---|---|

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے احباب حضور کی صحت کامل کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ آج حضور نے بلند آواز سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بدستور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی طبیعت بفضل خدا نسبتاً اچھی ہے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### آئینۂ قلب میں روحانی آفتاب کا انعکاس

پس روحانی طور پر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں۔ کہ وہ اس قدر صفائی حاصل کرے کہ خدا تعالے کی تصویر اس میں کھینچی جائے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ یعنے میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ تصویر ایک چیز کی اصل صورت کی خلیفہ ہوتی ہے۔ یعنی جانشین۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جس جس موقعہ پر اصل صورت میں اعضا واقع ہوتے ہیں۔ اور خط وخال ہوتے ہیں اسی اسی موقعہ پر تصویر میں بھی ہوتے ہیں۔ اور حدیث شریف اور نیز توریت میں بھی ہے۔ کہ خدا تعالے نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا۔ پس صورت سے مراد یہی روحانی تشابہ ہے۔ اور پھر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ جیسے مثلاً ایک نہایت صاف آئینہ

ہے۔ اور جس طرح تم دیکھتے ہو۔ کہ سورج کی روشنی ہر ایک جگہ پڑتی ہے۔ اور کوئی لطیف یا کثیف جگہ اس سے باہر نہیں ہے یہی قانون قدرت روحانی آفتاب کی روشنی کے متعلق ہے کہ نہ کثیف جگہ اس روشنی سے محروم رہ سکتی ہے۔ اور نہ لطیف جگہ۔ ہاں مصفی اور شفاف دلوں پر وہ نور عاشق ہے۔ جب وہ آفتاب روحانی مصفے چیزوں پر اپنا نور ڈالتا ہے تو اپنا کل نور ان میں ظاہر کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے چہرہ کی تصویر ان میں کھینچ دیتا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ کہ ایک مصفا پانی یا مصفا آئینہ کے مقابل پر جب سورج آتا ہے۔ تو اپنی تمام صورت اس میں ظاہر کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جیسا کہ آسمان پر سورج نظر آتا ہے ویسا ہی بغیر کسی فرق کے اس مصفا پانی یا آئینہ میں نظر آتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مومن جو کہتا ہے وہ کر کے دکھا دیتا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"تم اپنے آپ کو اس مومن کی مانند بناؤ۔ جس کو خدا تعالےٰ فتح حاصل کرنے کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ تب تمہاری موت اسلام کی موت ہوگی۔ مومن کی موت خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاوا ہوتا ہے۔ اور بلاوا اسی وقت ہوتا ہے جب کام ختم ہو جائے۔ پس تم خدا تعالےٰ کے سپاہی کی طرح کام کرو۔ بیشک عقل کو کام میں لاؤ۔ مگر یاد رکھو عاشق زیادہ عقل کو کام میں نہیں لایا کرتے تم ہر بات کو سوچو اور سمجھو۔ مگر جہاں قربانی کا سوال ہو وہاں عقل بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہی خیال ہونا چاہیئے۔ کہ اور بھی قربانی کریں گے۔ مگر وہ دنیاداروں والی قربانی نہ ہو۔ بلکہ مومن انسانوں والی قربانی ہو۔ مومن جو کچھ کہتا ہے وہ کر کے بھی دکھا دیتا ہے۔ تم وہ بات نہ کہو جس پر خود عمل نہ کر سکو۔ یا جماعت کو جس پر نہ چلا سکو۔ اور اگر کوئی بات کہتے ہو۔ تو اس پر خود بھی عمل کرو۔ اور جماعت کو بھی کراؤ۔ اگر کوئی شخص اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کے متعلق مرکز میں لکھ دو کہ وہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار نہیں ہے۔"

تحریک جدید سال سوم میں جن مخلصین نے اپنے وعدے اپنے مطاع وامام کے حضور کئے ہیں۔ مگر اس حقیر مالی قربانی کو اب تک نہیں ادا کر سکے ان کو یاد رہے۔ کہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ ان چند دنوں میں وعدہ کرنے والے مخلصین کو چاہیئے۔ کہ بقیہ ایام کو غنیمت جانیں۔ اور میعاد ختم ہونے سے پہلے اپنا وعدہ پورا کر دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

## اظہار افسوس و تعزیت کی قرارداد

جماعت احمدیہ کلکتہ کا ایک اجلاس عام احمدیہ ایسوسی ایشن ہال میں منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قراردادیں باتفاق آرا منظور کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ کلکتہ کا یہ اجلاس جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ کلکتہ) کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہوا دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز جناب حکیم صاحب مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل اور مرحوم کے حقیقی جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول جناب حکیم صاحب مرحوم کے پسماندگان اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

خاکسار محمد شمس الدین احمدی از کلکتہ

## اجراء اخبار الفضل کے لئے درخواستیں

(۱) دار التبلیغ سری نگر کشمیر کے لئے ایک اخبار کی اشد ضرورت ہے کوئی صاحب استطاعت دوست توجہ فرما کر جاری کرا دیں۔

(۲) ضلع ایٹہ سے ایک بھائی لکھتے ہیں۔ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ اخبار خریدنے کی طاقت نہیں۔ مگر ضرورت بہت ہے جاری ہو تو تبلیغ بھی بہت ہو گی۔ کوئی صاحب جاری کرا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

# اظہارِ عقیدت

## بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

فرمان ہے اللہ کا فرمانِ خلافت
اعلان حقیقت کا ہے اعلانِ خلافت

ہر مرتبہ ایماں میں ہوتی ہے ترقی
جب پڑھتے ہیں "الفضل" میں فرمانِ خلافت

کیا اسکو مٹائیگا بھلا کوئی مخالف
اللہ تعالےٰ ہے نگہبانِ خلافت

ہاں سوچ گریباں میں سر ڈال کے مغرور
کیا شان خلیفہ کی ہے کیا شانِ خلافت

قرآن کو پڑھ غور سے اے دشمنِ ناداں
تا آئے نظر وسعتِ میدانِ خلافت

اے دشمنِ دیں۔ دشمنِ ایمان خبردار
ایوانِ نبوت ہے یہ ایوانِ خلافت

بیعت سے الگ ہو کے جماعت سے کٹے تم
خذلاں میں پھنسے چھوڑ کے دامانِ خلافت

اس سلسلۂ حقہ کے بدخواہ تمہی ہو
آگاہ ہیں وابستۂ دامانِ خلافت

ایماں نہ سہی کچھ تو شرافت ہی سے لو کام
ہاں کچھ تو رکھو دل میں تم احسانِ خلافت

دعوےٰ ہے اگر احمدی ہونیکا تجھے بھی
ہو جا ابھی وابستۂ دامانِ خلافت

وہ فضلِ عمر اور ہے موعود خلیفہ
واللہ کہ ہے نیرِ تابانِ خلافت

ناموسِ خلافت پہ فدا ہونیکو ہر وقت
تیار ہیں تیار غلامانِ خلافت

ہر فرد جماعت پہ ہے یہ فضل خدا کا
رکھتا ہے برومند انہیں بارانِ خلافت

ہم احمدیوں کی یہی دن رات دعا ہے
بس پھولتا پھلتا رہے بستانِ خلافت

کیا تیرا بگاڑے گا عدو اے مرے آقا
تو مصلح موعود ہے اے جانِ خلافت

بیشک تو اولی الامر ہے اور ابن نبی ہے
محمود تری شان ہے شایانِ خلافت

ہم فرض سمجھتے ہیں ترے حکم کی تعمیل
ہم جان سے ہیں تابع فرمانِ خلافت

اللہ دعائیں تری سنتا ہے ہمیشہ
تو صاحبِ الہام ہے اے جانِ خلافت

دنیا کے رہینگے نہ کبھی دیں کے رہینگے
ہو جائیں گے برباد عدوانِ خلافت

ذوقی بھی ہے محمود کا اک بندۂ بیدام
ہاں جانتے ہیں اسکو غلامانِ خلافت

خاکسار۔ سید حسین ذوقی از حیدرآباد دکن

## اعلان ضروری

پریس کی صفائی اور مشینوں کی دیکھ بھال کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو کھولا جائے۔ اس لئے ۱۲ ستمبر کا اخبار چونکہ چھپ نہیں سکے گا۔ لہذا شائع نہ ہوگا۔ ناظرین کرام

**درخواست دعا۔** بابو عبدالواحد خانصاحب ٹھیکیدار بھٹہ لیا رستہ کا بشکل کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

434

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۵۶ھ

# اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹیوں کی قرار دادیں

مجلس اتحاد جس کی سرپرستی سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب فرما رہے ہیں۔ شملہ کے حال کے اجلاس کے بعد اس قابل ہو سکی ہے۔ کہ اپنی دو کمیٹیوں میں پاس کردہ قرار دادیں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے شائع کر سکے۔ مذہبی اور نیم مذہبی امور پر غور کرنے والی سب کمیٹی نے سب سے پہلی قرار داد کسی جانور کے حلال کرنے یا جھٹکہ کرنے کے متعلق پاس کی ہے جس میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ:۔

۱۔ ایسے مقامات میں جہاں ذبح کرنے یا جھٹکہ کرنے کے متعلق اس وقت پابندیاں عائد ہیں۔ ذبح کرنے یا جھٹکہ کرنے کی اجازت صرف اسی جگہ کے لئے دی جا سکتی ہے۔ جو خاص اس مقصد کے لئے تیار کی گئی ہو۔ یا کسی ایسی جگہ جو پبلک کی نظروں سے اوجھل ہو ؎

۲۔ اس قسم کا پکا یا کچا گوشت انہی مقامات پر فروخت کیا جا سکے گا۔ جن کے لئے لائسنس حاصل کئے جائیں گے مگر اس بارے میں متعلقہ قوم کے مذہبی احساسات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا ؎

اگر ان پابندیوں سے وہ چپقلشیں جو آئے دن گائے ذبح کرنے یا جھٹکہ کرنے کی وجہ سے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں میں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے کئی انسانی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ بند ہو جائیں۔ تو بہت خوشی کی بات ہوگی۔ صحیح نتیجہ تو مستقبل ہی بتا سکے گا۔ مگر بظاہر وہ حالات جو اس وقت پنجاب میں موجود ہیں۔ اور وہ واقعات جو مختلف قوموں کی کشمکش میں بہت کچھ اضافہ کر رہے ہیں بتاتے ہیں۔ کہ اصلاح حال غیر معمولی جدوجہد کے سوا محال ہے ؎

دوسری قرارداد ان جلوسوں کے متعلق ہے۔ جن میں فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس میں یہ رکھا گیا ہے۔ کہ متعلقہ قوموں کو موقعہ دیا جائے۔ کہ تصفیہ کر لیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ تو مقامی حکام متعلقہ قوموں کو تصادم سے بچانے کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائیں ؎

تیسری قرار داد یہ ہے۔ کہ عبادت کے معین اوقات میں ہر ایک مذہب کے معابد کے سامنے باجا بجانے اور اسی قسم کے دوسرے مظاہرات کرنے سے احتراز کیا جائے۔ اس بارے میں بھی مفاہمت سے کام لیا جائے مگر جب مفاہمت نہ ہو سکے۔ تو حکام متعلقہ قوموں میں تصادم رونما نہ ہونے دیں ؎

یہ قرار داد بہت ضروری اور اہم ہے ہر مذہب و ملت کے معابد کے احترام کا تقاضا ہے۔ کہ ان کے پاس اور خاصکر عبادت کے اوقات میں کوئی اس قسم کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ جسے عبادت گزار ناپسند کرتے ہوں۔ اس بارے میں مفاہمت کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ باجا بجانے یا مظاہرہ کرنے والے عبادت گاہ کے احترام اور عبادت کرنے والوں کے جذبات کے احترام کے طور پر خاموشی اختیار کریں لیکن اگر یہ صورت نہ ہو۔ تو پھر حکومت کے ارباب حل وعقد کو مداخلت کر کے انہیں خاموش کرا دینا چاہیئے۔ یہ قطعاً نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اگر عبادت گاہ کے پاس عین عبادت کے اوقات میں باجا بجانے یا کوئی اور مظاہرہ کرنے والے لوگ مصر ہوں۔ کہ وہ باز نہیں آئیں گے۔ اور تصادم پر تلے ہوئے ہوں۔ تو دوسرے فریق کو دبا کر ان کی ضد کو پورا کر دیا جائے اور پھر کہدیا جائے۔ کہ متعلقہ قوموں کو تصادم سے بچانے کے لئے یہی ضروری تھا۔ اگر اس قسم کا کوئی ایک واقعہ بھی پیش آیا۔ تو یہ قرارداد بالکل بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ لیکن اگر پوری طرح اس کی پابندی کرائی گئی تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا نفع مند ہونا سب پر واضح ہو جائیگا ؎

چوتھی قرارداد یہ پاس کی گئی ہے۔ کہ یہودیت۔ عیسائیت۔ ہندومت بدھ مت۔ مذہب زردشتی۔ اسلام سکھ مت اور دوسرے مذاہب کے پیغمبروں بانیانِ مذاہب۔ اولیاء و مقدسین پر اخبارات یا تقریروں وغیرہ کے ذریعہ سے حملے ممنوع قرار دیئے گئے ہیں۔ نیز کمیٹی نے بالاتفاق طے کیا ہے۔ کہ جو شخص اس قرارداد کے منشاء کی خلاف ورزی کرے۔ اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور بشرط ضرورت موجودہ قوانین کی ترمیم کی جائے تاکہ اس کے مفہوم کی تعمیل کرائی جا سکے۔

یہ قرارداد سب سے اہم ہے۔ اور خود کمیٹی کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ اسے سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے درحقیقت فرقہ وار فسادات پیدا ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ مذہبی پیشواؤں کے خلاف نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز باتیں تحریروں اور تقریروں میں بیان کی جاتی ہیں۔ مجلس اتحاد کی سب کمیٹی نے اس بارے میں جو قرارداد پاس کی ہے۔ اور اس کو عمل میں لانے کے لئے جس قدر زور دیا ہے وہ نہایت برمحل اور باموقعہ ہے۔ کسی شخص کو قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ وہ کسی ایسی ہستی کے متعلق جسے مذہبی پیشوا یقین کیا جاتا ہے۔ ہتک آمیز اور دل آزار الفاظ استعمال کرے اور اگر کوئی دیدہ دانستہ دوسروں کی دل آزاری کے لئے اس کا مرتکب ہو۔ تو اسے فوراً گرفت کی جائے۔ اگرچہ اس بارے میں پہلے بھی قانون موجود ہے۔ لیکن حکومت کا اس وقت تک جو طریق عمل چلا آ رہا ہے۔ وہ موزون اور مناسب نہیں اول تو جب تک وہ لوگ جن کے پیشوا اور مذہبی راہ نما کی سخت توہین و تحقیر کی جائے واویلا نہ مچائیں۔ عام طور پر توجہ ہی نہیں کی جاتی۔ اور اگر یہ آواز کسی اقلیت کی طرف سے اکثریت سے تعلق رکھنے والے فتنہ پردازوں کے خلاف اٹھائی جائے۔ تو اس کی بہت کم شنوائی ہوتی ہے۔ پھر مقدمہ چلانے پر عدالت میں ملزم کو یہ حق دے دیا جاتا ہے کہ جس مذہبی راہ نما کی توہین اور تحقیر کر کے ایک جماعت کے احساسات کو اس نے مجروح کیا ہے اسکی شان میں اور بھی بیہودہ گوئی کر سکے۔ اس کے بعد اگر کسی کو تھوڑی بہت سزا مل بھی جائے۔ تو وہ نہ صرف دوسروں کے لئے عبرت کا باعث نہیں بنتی۔ بلکہ بے باکی پیدا کرتی ہے ؎

اس خرابی کی اصلاح کی یہی صورت ہے۔ کہ جن انسانوں کو کوئی چھوٹی یا بڑی جماعت اپنا مذہبی پیشوا سمجھتی اور ان کی تنظیم و تکریم اپنے مذہبی فرائض میں سے قرار دیتی ہے ان کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کرنے والے کو مجرم قرار دیکر عبرت ناک سزا دی جائے۔ اور ایسے پیشہ ور لوگوں کو اسی طرح زیر نگرانی رکھا جائے جس طرح دوسرے اقسام کے جرم کرنے والے عادی مجرموں کو رکھا جاتا ہے ؎

چونکہ ہر مذہب و ملت کے شرفاء چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے مذاہب کے بانیوں اور ان کے قابل احترام انسانوں کے خلاف بدزبانی کرنے والوں کا کلی طور پر انسداد کیا جائے اس لئے حکومت کو اس بارے میں ضروری کارروائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# موجودہ فتنہ کے متعلق بعض اصحاب کے خواب

—— ۲۰ ——

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی کا ایک مبشر رویا

چھ سات ماہ ہوئے کہ مجھے رویا میں معلوم ہوا ایک وسیع مسجد ہے۔ عید کا دن ہے۔ بہت سے احمدی جمع ہیں۔ ہم نے نماز پڑھی۔ بعد نماز یکدم پولیس کے سینکڑوں آدمی آئے اور احمدیوں کو گھیر لیا۔ پولیس کہتی ہے کہ تمام احمدیوں کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ کھڑے ہیں۔ اور حضور کے پاس تھوڑے سے آدمی ہیں میں ایک جگہ بیٹھا ہوا ہوں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو دیکھا۔ تو دوڑ کر حضور کی طرف گیا۔ اس ارادے سے کہ حضور کے ساتھ قتل ہو جاؤں۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاکم کی طرف سے آواز آئی۔ تاکہ قتل کا فیصلہ سنایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت تیزی کے ساتھ اس حاکم کے پاس گئے۔ اور وہاں سے جب واپس آئے تو دیکھا کہ نہ حاکم رہا نہ پولیس کے آدمی رہے۔ اور ہم سب احمدی احمدی ہی رہ گئے۔ جس قدر احمدی تھے سب سفید پوش تھے

خاکسار۔ ظفر احمد کپورتھلوی

—— (۲۱) ——

## خلافت ثانیہ کی صداقت کے متعلق ایک خواب

خلافتِ ثانیہ کے ابتداء میں خاکسار نے خواب دیکھا۔ کہ ریل گاڑی پشاور کی طرف سے آئی ہے۔ اور بجانب لاہور رخ کر کے کھڑی ہو گئی ہے۔ کثرت سے سواریاں پلیٹ فارم پر ہیں بندہ اور بابو فضل احمد صاحب مع ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پلیٹ فارم پر آئے ہیں۔ اور سوار ہونے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ خاکسار اور بابو فضل احمد صاحب دونوں سوار ہو گئے۔ مگر ڈاکٹر صاحب رہ گئے۔ جب گاڑی چل پڑی۔ تو میں نے بلند آواز سے کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب رہ گئے۔ وہ سوار نہیں ہوئے اور دیکھتے دیکھتے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔

خاکسار محمد عبداللہ ترپ دفعدار ۳۸ء راولپنڈی

—— (۲۲) ——

## خواب کے ذریعہ انکشافِ صداقت

میں شروع میں احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد ہے اس میں بہت سا مجمع ہے۔ اور مجمع کے لوگ مسجد کے اندر گول دائرہ کی صورت میں بیٹھے ہیں۔ اور دائرہ کے اندر ایک بزرگ بیٹھے ہیں۔ خاکسار بھی اس مجمع میں حاضر ہوا۔ تو اس بزرگ نے خاکسار کو اپنی طرف بلا کر بہت تسلی دی۔ اس وقت میں نے اس بزرگ کا فوٹو ذہن میں جما لیا۔ اور اس شکل کا بزرگ دنیا میں تلاش کرتا رہا۔ اتفاقاً ایک دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فوٹو دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ ہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں دکھائی دیئے چنانچہ میں نے حضور کی بیعت کر لی۔

خاکسار محمد بخش احمدی کوٹلی ضلع میرپور

—— (۲۳) ——

## موجودہ فتنہ کے متعلق ایک نہایت اعلےٰ خواب

دو سال ہونے کو آئے جب میں نے دیکھا۔ کہ قادیان میں ایک گلی کے نیچے کچھ میلے کپڑے پہنے ہوئے مزدور پیشہ لوگ ہیں۔ اور ایک ان کا جمعدار ہے۔ جس کا رنگ سیاہ ہے۔ واسکٹ پہنے ہوئے ہے۔ اور ایک عربی قسم کا چوغہ بازو پر ڈالے کھڑا ہے۔ ایک موٹر بس ہے جو بہت بڑی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع جماعت کے سوار ہیں۔ یہ عاجز بھی اس بس میں سوار ہے۔ ان مزدوروں کا جمعدار بس میں چڑھنے کو تیار ہے۔ لیکن بس چل دی اور وہ جمعدار نہیں چڑھا بس ڈھاب کے ساتھ ساتھ ہو کر ہائی سکول کی طرف چلی گئی ہے۔ اسی حالت میں میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ لوگ جو گلی کے نیچے بیٹھے تھے تمام منافق تھے۔ اور ان کا جمعدار بڑا منافق تھا۔ میں نے یہ خواب انہی دنوں سید محمود اللہ شاہ صاحب اور قاضی عبدالسلام کو سنا دیا تھا۔

خاکسار احمدی از زیربی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"عربی قسم کا چغہ مصری کہلانے پر دلالت کرتا ہے"۔

—— (۲۴) ——

## موجودہ فتنہ کے متعلق خواب

خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سفید پگڑی اور ایک خوبصورت کوٹ پہنے کھڑے ہیں۔ حضور کے ساتھ چند امراء بھی ہیں۔ ان کے لباس سے معلوم یوں ہوتا ہے کہ کشمیر کے لوگ ہیں۔ مگر یقیناً کہہ نہیں سکتا۔ میں بھی ایک طرف کھڑا ہوں۔ حضور بلند آواز سے فرماتے ہیں۔ کہ ان سب کشمیریوں کو کہو کہ میری طرف آ جائیں۔ جس طرف حضور نے اشارہ فرمایا اس طرف کافی تعداد میں لوگ کھڑے تھے۔ یہ نہیں معلوم کہ وہ کشمیری تھے یا کوئی اور۔ پھر حضور فرماتے ہیں زلزلہ آنے والا ہے۔ میری طرف آ جاؤ۔ پھر حضور میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔ جاؤ ان لوگوں کو جو مکانوں کے نیچے کھڑے ہیں بلاؤ۔ کیونکہ زلزلہ سے وہ مکان گر جائیں گے۔ ان کو کہو کہ اگر زلزلہ سے بچنا ہے۔ تو میری طرف آ جاؤ۔ میں حضور کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں۔ وہ لوگ سب بھاگ کر آپ کی طرف آ جاتے ہیں۔ پھر حضور نعرۂ تکبیر کہتے ہیں۔ جس کے جواب میں سب لوگ اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔

اے۔ آر۔ کے درد سرینگر

—— (۲۵) ——

## ایک سعید الفطرت ہندو کا خواب

مندرجہ ذیل خواب ایک شریف ہندو صاحب کا ہے۔ جو صاحب بصیرت لوگوں کے لئے نصیحت کا موجب ہو سکتے ہیں۔

ایک دن میں نے خواب میں لوگوں کا بڑا جمگھٹا دیکھا۔ سامنے میں نے میاں غلام محمد صاحب اختر ٹاف وارڈن کو دیکھا۔ اور ان کے پیچھے انکی بیوی صاحبہ کو۔ اختر صاحب اپنے بچہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ ہجوم کیا ہے۔ جس کا اختر صاحب کو بھی پتہ نہیں تھا۔ لیکن پاس سے گزرنے والے ایک آدمی نے جواب دیا کہ قادیان میں ایک بڑا آدمی فوت ہو گیا ہے۔ جس پر اختر صاحب مونہہ میں انگلی ڈالکر مسکرائے۔ صبح مجھے اس بات کا فکر ہوا۔ کہ لاہور جا کر پتہ کرنا چاہیئے۔ لیکن اس دن سخت بارش تھی۔ اتفاقاً اسی دن شام کو ایک دوست کا خط آیا۔ کہ مصری صاحب پر بڑا ابتلا آیا ہے۔ اور وہ جماعت سے نکال دیئے گئے ہیں تب مجھے سمجھ آئی۔ کہ میرے خواب کا تعلق اسی سے ہے۔ اور موت کا یہی مطلب تھا۔

—— (۲۶) ——

## مقدس حسین

قریباً ایک برس ہوا۔ کہ اس عاجز نے بحالتِ نیم خوابی دیکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میرے سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں حضور کی طرف دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ میرے کان میں آواز آئی۔ مقدس حسین پھر میں بیدار ہو گیا؛

خان بہادر سمبڑیالوی

435

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مرزا سلطان محمد صاحب آف پٹی کے خطوط

## ایک سوال کا جواب

**سوال** - ایک دوست دریافت کرتے ہیں۔ کہ:-

"آپ نے اپنی کتاب تفہیمات ربانیہ صفحہ ۶۰۴ پر مرزا سلطان محمد صاحب کا خط شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شریف النفس خدا یاد تسلیم کیا ہے۔ پھر صفحہ ۶۰۶ پر آپ نے ان کا وہ بیان بھی درج کیا ہے۔ جو انہوں نے حافظ جمال احمد صاحب مبلغ مارشیس کو دیا تھا۔ اور جس میں انہوں نے حضرت مرزا صاحب سے اپنی عقیدت کا ذکر کیا ہے۔ لیکن محمدیہ پاکٹ بک میں جو منشی عبد اللہ صاحب معمار امرتسری نے شائع کی ہے۔ مرزا سلطان محمد صاحب مذکور کے دو خط درج کئے گئے ہیں جن میں لکھا ہے۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے کبھی نہیں ڈرا۔ نیز میں احمدی مذہب کو بُرا سمجھتا ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ کن خطوں کو درست تسلیم کیا جائے جبکہ نہ مرزا سلطان محمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے شائع کردہ خط کی تردید کی۔ اور نہ ہی محمدیہ پاکٹ بک والے خطوں کا انکار ان کی طرف سے شائع ہوا۔

**جواب** - اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ جماعتِ احمدیہ نے جو خط شائع کیا ہے۔ وہ ۱۹۱۳ء کا لکھا ہوا ہے اور اس کا عکس بارہا شائع ہو چکا ہے۔ سارا خط خود مرزا سلطان محمد صاحب کے اپنے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نیک اور بزرگ تسلیم کیا ہے۔ اس خط کے آٹھ برس بعد مرزا سلطان محمد صاحب نے جناب حافظ جمال احمد صاحب کے سامنے جو توضیح فرمائی۔ وہ بھی بہت نمایاں ہے۔ اس میں انہوں نے کہا:-

"میں قسمیہ کہتا ہوں۔ کہ جو ایمان اور اعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پر ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ کو بھی جو بیعت کر چکے ہیں۔ اتنا نہیں ہوگا"

یہ ۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے ظاہر ہے۔ کہ مرزا سلطان محمد صاحب کے خط کا عکس جماعت احمدیہ کی طرف سے بکثرت شائع کیا گیا۔ اور جب کبھی ان کا ذکر کسی مناظرہ میں آیا۔ ان کا خط پیش ہوتا رہا۔ مگر کبھی غیر احمدیوں کی طرف سے اس کی تردید نہیں ہوئی اور نہ ہی کبھی مرزا سلطان محمد صاحب نے اس کو غلط قرار دیا۔ لیکن جو خط محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۳۹-۴۰ میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ مارچ ۱۹۲۴ء اور نومبر ۱۹۳۰ء کے بتائے جاتے ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ کے شائع کردہ عکسی خط کی قطعاً تردید نہیں۔ اس لئے اس خط کے اصلی ہونے میں تو کوئی کلام ہی نہیں۔ اگر وہ اصلی خط نہ ہوتا۔ تو غیر احمدی مخالفین مرزا سلطان محمد صاحب سے فوراً اس کی تردید کرا دیتے۔ باقی چونکہ مرزا سلطان محمد صاحب ہنوز احمدی نہیں۔ اس لئے ان کے ہم مذہبوں نے مذہبی مناظرات میں خفت سے بچنے کے لئے ان پر زور ڈال کر محمدیہ پاکٹ بک والے خط بنا لئے ہوں۔ تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے خود جا کر اور بڑے اصرار و الحاح کے بعد لکھے لکھائے خط پر مرزا سلطان محمد صاحب سے دستخط کرائے تھے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے اس خط کا عکس شائع نہیں کیا۔ ہمیں براہ راست مرزا سلطان محمد صاحب سے ان خطوط کی تصدیق یا تکذیب کرانے کا موقعہ نہیں ملا۔

لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ محمدیہ پاکٹ بک میں شائع شدہ خطوط فی الواقعہ مرزا سلطان محمد صاحب کے ہیں۔ تب بھی ہم پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ آج مرزا سلطان محمد صاحب کے قلب کی وہی حالت ہے۔ جو پیشگوئی کے وقت تھی۔ آج وہی حالت ہے جو ۱۹۱۳ء بلکہ ۱۹۲۱ء میں تھی۔ قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ کہ مصیبت کو سامنے دیکھ کر انسان کی اور حالت ہوتی ہے مگر جب وہ اس مصیبت سے اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتا ہے۔ تو اسکی حالت بدل جاتی ہے۔ الاماشاء اللہ کیا فرعونی عذاب کو دیکھ کر توبہ کا اظہار نہ کرتے تھے۔ اور کیا پھر تھوڑی دیر بعد پہلے کی طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کو جادوگر نہ کہتے تھے۔ اور ان کی مخالفت نہ کرتے تھے؟ یقیناً کرتے تھے۔ پس اگر آج مرور زمانہ سے مرزا سلطان محمد صاحب کے دل کی حالت بدل گئی ہو۔ تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کیونکر اعتراض ہو سکتا ہے:-

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ انجام آتھم میں تمام مکذبین سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ:-

"فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں گا (صفحہ ۳۲ حاشیہ)

اس چیلنج کے مطابق غیر احمدیوں کا فرض تھا۔ کہ وہ مرزا سلطان محمد صاحب سے تکذیب کا اشتہار دلاتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اشتہار دلاتے۔ تاکہ پھر اللہ تعالےٰ اس کی موت کی مدت مقرر فرماتا۔ اور اس مدت سے تجاوز کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے خلاف بطور دلیل پیش کرتے مگر یہاں تو آج تک تمام غیر احمدی مرزا سلطان محمد صاحب سے تکذیب کا اشتہار نہیں دلا سکے۔ اور جس رقعہ پر ان سے دستخط لئے گئے ہیں۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے سولہ سال بعد کا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ غیر احمدی صاحبان نے جماعت احمدیہ کے شائع کردہ عکسی خط کے مقابلہ پر صرف یہ کہہ سکنے کے لئے کہ ہم نے بھی خط لکھوا لئے ہیں۔ ان رقعہ جات کو پیش کیا ہے۔ ورنہ نفس الامر میں ان رقعہ جات کی کوئی قیمت نہیں۔ کوئی اہمیت نہیں۔ اور نہ ہی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالبہ کا جواب ہیں۔ اور نہ ہی ان کو اشتہار تکذیب کہا جا سکتا ہے بلکہ یہ تو مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید والی بات ہے غرض محمدیہ پاکٹ بک میں شائع شدہ خطوط اول تو تصدیق طلب ہیں اور اگر ان کو مصدقہ بھی مان لیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ جماعت احمدیہ کے ۱۹۱۳ء کے خط کے عکس کا حقیقی ہونا خود غیر احمدیوں کے شائع کردہ خطوط کے بین السطور سے ظاہر ہے:-

خاکسار:- **ابوالعطاء** - جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# امتِ محمدیہ میں سب سے بڑا درجہ نبوت ہی ہے

غیر مبائعین کے اختر صاحب نے ان انکشافات جدیدہ کی روشنی میں جو حال میں ان کو ہوئے ایک مضمون "پیغام صلح" ۹ اگست میں شائع کرایا ہے۔ اور اس کا نام "نئی طرز کی بحث" رکھا ہے۔ وہ قرآن حدیث اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح خلاف ہے۔

## سب سے بڑا درجہ

اختر صاحب لکھتے ہیں۔ "اصل چیز جو زیر بحث آنا چاہیے وہ یہ ہے کہ اس امت میں سب سے بڑا درجہ جو کسی کو حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ کیا ہے"۔ اس اصل کو تسلیم کرتے ہوئے از روئے قرآن دیکھتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ کے لئے سب سے بڑا درجہ کیا ہے۔ متعدد آیات قرآنی اس کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن فی الحال ایک پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین یعنے اللہ اور اس کے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے نبیوں۔ صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے ہوں گے۔ اس آیت میں مع الذین انعم اللہ کے الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ کہ معیت فی الانعامات لازمی ہے۔ نہ کہ محض ساتھ ہونا۔ ورنہ لازم آئے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت جو خیر امت کے لقب سے ملقب ہے منعم علیہ لوگوں کے ساتھ مرتد ہو سکتی ہے۔ لیکن خود کوئی انعام نہیں حاصل کر سکتی۔ یعنے اس میں صالح شہید اور صدیق بھی نہ ہوں گے۔ مگر یہ بات بالبداہت غلط ہے۔

لہذا ثابت ہوا۔ کہ درجات صالحیت شہادت وصدیقیت سے بڑھ کر درجہ نبوت بھی اسی امت کے لئے ہے۔ پس یہ آیت قطعی الدلالت ہے۔ کہ اس امت میں سب سے بڑا درجہ نبوت ہی ہے۔ جو اس امت کے افراد کو وقتاً فوقتاً عند الضرورت ملتا رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام پاک سے بھی اس امر کی زبردست تائید ہوتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ (۱) "شریعت والا نبی نہیں ہو سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے"۔ تجلیات صفحہ ۲۵۔

(۲) "پس جبکہ تم کو تاکید کرتا ہے۔ کہ پنج وقت یہ دعا کرو۔ کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں جو تمہیں بھی ملیں۔ تو بغیر نبیوں اور رسولوں کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے درجہ تک پہونچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ"۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۱)

(۳) "ہمارا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

ان حوالہ جات سے صاف طور پر ثابت ہے۔ کہ اس امت میں نبی آئیں گے۔ اور ایک امتی مقام نبوت حاصل کر سکتا ہے۔ اب میں اختر صاحب کے ان دلائل کو لیتا ہوں۔ جن کی رو سے انکو یہ وہم ہو گیا ہے۔ کہ اس امت میں سب سے بڑا درجہ نبوت نہیں بلکہ دلائت ہے۔

## اختر صاحب کے مضمون کا خلاصہ

اختر صاحب کے تمام دعوے کی بنیاد اس آیت قرآنی پر ہے۔ والذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا... اعظم درجۃ عند اللہ (سورہ توبہ) یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے۔ جہاد کیا اور ہجرت کی۔ اللہ کے ہاں وہ بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اختر صاحب کے خیال میں یہاں اعظم درجۃ کے معنی بڑا درجہ نہیں بلکہ سب سے بڑا درجہ ہیں۔ اور چونکہ یہ درجہ صحابہؓ کو نصیب ہوا۔ اور وہ نبی نہ تھے۔ اس لئے اگر کوئی شخص خواہ کتنا ہی درجہ حاصل کرے وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے ان کے تمام مضمون کا خلاصہ۔

## اعظم درجہ کے معنی

اعظم اسم تفضیل ہے۔ اور اس کی دو اقسام ہیں تفضیل بعض یعنے Comparative degree اور تفضیل کل Superlative degree اور دونوں ایک ہی شکل پر آتی ہیں۔ (دیکھو عربی گرامر مصنفہ آرتھر برانڈرتھ صفحہ ۱۵۶) پس اعظم تفضیل کل بھی ہو سکتا ہے۔ اور تفضیل بعض بھی۔ لیکن تفضیل کل جیسا کہ اختر صاحب اس کے معنی سب سے بڑا درجہ کرتے کسی صورت میں صحیح نہیں۔ کیونکہ اس سے لازم آتا ہے۔ کہ صحابہ کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء سے بھی بڑا ہو۔ اور یہ غلط ہے۔ لہذا Comparative degree لینا ہی انسب ہے۔ یعنی وہ صحابہ جنہوں نے ہجرت کی۔ اور جہاد کیا۔ بمقابلہ ان کے جنہوں نے نہ ہجرت کی نہ جہاد کیا بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید دوسرے مقام میں انہی معنوں کی تائید کرتا ہے سورہ حدید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔ یعنے وہ لوگ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا۔ اور جہاد کیا وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ ان کا درجہ بڑا ہے ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جنگ میں حصہ لیا۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ وہی اعظم درجہ کے الفاظ یہاں استعمال ہوئے ہیں۔ پس اعظم کے معنے بمقابلہ بڑے ہونے کے ہیں نہ کہ سب سے بڑا ہونے کے۔ پھر ایک اور جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ (سورہ نساء رکوع ۱۳) یعنے سوائے معذوروں کے وہ مومن جو بیٹھے رہے۔ اور وہ مومن جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا۔ ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ خدا نے بوجہ ان کی جانی اور مالی قربانی کے مجاہدین کو قاعدین پر فضیلت دی ہے

ان آیات قرآنی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ کرام کے دو گروہ تھے۔ ایک وہ جنہوں نے جہاد کیا۔ اور ہجرت کی۔ اور ایک وہ جنہوں نے جہاد نہ کیا اور کیا تو فتح مکہ کے بعد۔ ان دو گروہوں میں سے اول الذکر گروہ کو خدا تعالےٰ نے مؤخر الذکر گروہ پر فضیلت دی۔ اور فرمایا اول الذکر گروہ بمقابلہ مؤخر الذکر گروہ کے اعظم درجہ رکھتا ہے۔ یہ ہیں اصل اور صحیح معنے اعظم درجۃ عند اللہ کے نہ وہ جو اختر صاحب نے بیان کئے۔ یہ ظاہر ہے کہ مہاجرین و مجاہدین کا دوسروں سے مقابلتاً بڑا ہونا کسی صورت میں آئندہ ان سے بڑھ کر درجات حاصل کرنے کو مانع نہیں۔ اور نہ ہی امت محمدیہ میں مقام نبوت کے حاصل ہونے کے منافی ہے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی تشریح فرما دی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ ۴) یعنے ابوبکر اس امت میں سب سے بڑا ہے۔ لیکن اگر کوئی نبی ہوا تو اس سے بڑا نہیں۔ اس حدیث نے بتا دیا۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو صحابہ میں سب سے بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کے درجہ سے نبوت کا درجہ بلند ہے۔ اور وہ

436
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس امت میں انسان کو حاصل ہو سکتا ہے

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر سے غلط استدلال

اس کے بعد اختر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر بل ھی درجۃ لاتعطیٰ الامن اتباع نبینا خیرالوریٰ وکل من حصلت لہ ھذا الدرجۃ یکلم اللہ ذالک الرجل بکلام اکثر واجلی (استفتاء صلا) کے متعلق لکھتے ہیں:-

"یہ درجہ پانے میں حضرت مسیح موعودؑ اکیلے نہیں۔ ورنہ یہ نہ لکھتے۔ کل من حصلت لہ ھذہٖ الدرجۃ یعنی ہر وہ ہر شخص جس کو یہ درجہ حاصل ہوا۔ کیونکہ اس سے کلام فصیح نہیں رہتا"

اگر اختر صاحب ذرا بھی عقل و فہم سے کام لیتے تو ان کو نظر آ جاتا۔ کہ یہی تحریر ان کے دعوے کو باطل کر رہی ہے۔ کیونکہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ بل ھی درجۃ لاتعطیٰ الا من اتباع نبینا یعنی یہ درجہ ایسا ہے۔ جو بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو ہی نہیں سکتا لیکن ولایت تو دیگر انبیا کی اتباع میں بھی حاصل ہوتی تھی۔ پھر لاتعطیٰ الا من اتباع نبینا کے کیا معنے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ایک اور جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔

"بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

پس وہ درجہ نبوت ہے۔ نہ کہ درجہ ولایت جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا تحریر میں ذکر کیا مزید براں اختر صاحب کا کل من حصلت لہ ھذہ الدرجۃ سے یہ مطلب لینا۔ کہ اس امت میں اور لوگ بھی اسی درجہ کو پا چکے ہیں۔ غلط ہے۔ ایک بات کو بطور واقعہ پیش کرنا اور بات ہوتی ہے۔ اور بطور قانون و قاعدہ کے پیش کرنا شئے دیگر۔ جب کوئی بات بطور قاعدہ کے پیش کیجائے تو وہاں زمانی تخصیص و تعیین مراد نہیں ہوتی۔ صرف عام قانون پیش کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک قاعدہ پیش فرما رہے ہیں۔ نہ کہ امر واقعہ۔ ورنہ حضور یکلم اللہ کی بجائے کلمہ اللہ فرماتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حصلت ماضی کا صیغہ ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایک قاعدہ یا قانون کے بیان میں آیا ہے۔ اس لئے اس کے معنے "حاصل ہوا" کرنا محض جہالت ہے۔ دیکھو آیۃ کریمہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں باوجودیکہ جاھدوا ماضی کا صیغہ ہے۔ لیکن چونکہ یہ قانون کے بیان میں آیا ہے۔ اس لئے اس کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یوں فرماتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں یا کریں گے۔ ہم ان کو اپنی راہ دکھلائیں گے۔ (الحق نمبر۱ جلد ۵ ص۳۰)

پھر اسی صفحہ پر آیت کریمہ من عمل صالحًا من ذکر او انثیٰ وھو مومن فلنحیینہ حیوٰۃً طیبۃ میں باوجودیکہ "عمل" ماضی ہے۔ اس کے معنے حضور یہ لکھتے ہیں "ہماری یہی عادت ہے اور یہی سنت ہے کہ جو عمل صالحہ بجالائے ..... پس اس لحاظ سے کل من حصلت لہ ھذہٖ الدرجۃ کے یہ معنے ہوتے کہ ہر وہ شخص جس کو یہ درجہ حاصل ہوتا ہے۔ یا ہوگا۔ ہذا اختر صاحب صاحب کا اس تحریر سے یہ استنباط کہ اس امت میں اور لوگ بھی یہ درجہ پا چکے بالکل باطل ہے۔

## نبی اور رسول پر لفظ ولی کا اطلاق

پھر لکھتے ہیں:-

"یہ درجہ سوائے ولائت اور کچھ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی انعام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ یہی ولایت ہے جس کے آگے کوئی درجہ نہیں" (حقیقۃ الوحی ص۵۲)

مگر یہاں بھی اختر صاحب نے خطرناک ٹھوکر کھائی ہے۔ اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے بہرہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ یہاں ولایت سے مراد ہرگز وہ ولائت نہیں۔ جو عوام کی اصطلاح میں ہے۔ اور جو اختر صاحب کے دماغ میں چکر لگا رہی ہے۔ اس کے ثبوت میں حسب ذیل وجوہ ملاحظہ فرمائیں۔

اول:- یہاں امت محمدیہ کی کوئی تخصیص نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس تمام بنی نوع انسان (خواہ گذر چکے ہوں یا مستقبل میں ہوں) کے روحانی مدارج کا ذکر کر رہے ہیں۔ اور اگر ولایت سے مراد وہی ولایت مراد لی جائے۔ جو اختر صاحب کے ذہن میں ہے۔ تو لازم آتا ہے کہ آج تک کوئی نبی بھی نہ ہوا ہو۔ سب ولی ہی ہوئے ہوں۔ حالانکہ یہ ہرگز صحیح نہیں۔

دوم:- اس عبارت کے سیاق و سباق سے پتہ چلتا ہے۔ یہاں ولایت کے لفظ سے مراد وہ مقام قرب ہے جو خدا کے نبیوں رسولوں اور برگزیدوں کو عطا ہوتا ہے۔ نیز ولائت کے اصل معنے قرب کے ہیں۔ چنانچہ انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ولائت کا لفظ ایک دوسری جگہ اس طرح استعمال فرمایا ہے۔ کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے بڑی ہوتی ہے" (الحکم ۱۹۰۱ء)

سوم:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے ثابت ہے۔ کہ ولی کا لفظ نبی اور رسول پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ خصوصًا مامور ولی سے مراد حضرت اقدس نے نبی اور رسول ہی لیا ہے۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک قسم کے دوسرے ولی ہوتے ہیں۔ جو رسول یا نبی یا محدث ہوتے ہیں" (تریاق القلوب ص۱۵۴)

پھر لکھتے ہیں:-

"من عاد اولیاءہ من النبیین المرسلین و المامورین" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴۶)

یہاں بھی ولی کے لفظ کا اطلاق نبی اور رسول پر کیا گیا ہے۔ پس جبکہ لفظ ولی کا اطلاق نبیوں اور رسولوں پر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ثابت ہے۔ تو پھر اس ولایت سے جس کا ذکر حقیقۃ الوحی ص۵۲ پر ہے۔ کیوں نہ نبوت و رسالت مراد لی جائے۔

## صحابہ سے بہت بلند مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا

اس کے بعد اختر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت نقل کی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت اقدس نے اپنے آپ کو صحابہ میں داخل کیا ہے۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام بوجہ امتی ہونے کے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے براہ راست فیضیاب ہونے کے صحابی بھی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ حضور کو جو درجہ عطا ہوا ہے۔ وہ صحابہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقام نبوت پر کھڑا کیا گیا مگر صحابہ کا یہ درجہ نہیں تھا۔ چنانچہ حضور خود تحریر فرماتے ہیں:-

"حکمت الہٰی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے خلفاء کو بر عائت ختم نبوت بھیجا جائے اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے تا ختم نبوت پر نشان ہو۔ پھر آخری خلیفہ مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے" (تذکرۃ الشہادتین ص۴۳)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر صحابہ سے بڑا مرتبہ پانے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ اور صریح طور پر بتایا ہے کہ یہ فضیلت بوجہ حضور کے نبی ہونے کے ہے۔

پس قرآن مجید اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ بات ثابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پاک ہستیوں سے تعلق رکھنے والا ہر قسم کے بہتانات سے پاک ہوتا ہے

اردو میں ایک مثل ہے "چھوٹا منہ اور بڑی بات" شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بالکل اس کے مصداق ہیں۔ انہوں نے اس آتش بغض کی وجہ سے جو ان کے سینہ میں مدت سے شعلہ زن تھی جماعت احمدیہ کے متعلق یہاں تک کہہ دیا کہ بہت سے افراد دہریت کے قریب ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی اپنے ایمان پر بھی غور کیا؟ اگر وہ غور کرتے تو اس مقام پر نہ جا پہنچتے۔ جس کے متعلق اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ پاکیزہ ہستیوں پر بہتان طرازی کرتے اور گندے اتہامات لگاتے ہیں وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف افراد جماعت پر ہی اتہام لگایا بلکہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں بھی گستاخانہ زبان طعن دراز کی۔ اور اس قدر گندے اور شرمناک بہتان لگائے کہ گزشتہ خلفاء پر بہتان لگانے والوں کو بھی مات کر دیا۔ کیا اس صورت میں وہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی اس گرفت سے بچ جائینگے جو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ یعنی وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی پھیلے مسلمانوں میں۔ ان کے لئے دردناک عذاب دنیا و آخرۃ میں ہے

## اتہامات کے رد میں ایک اصل

قرآن کریم نے جہاں اس قسم کے فتنہ پرداز لوگوں کے لئے سخت سزا بیان فرمائی ہے۔ وہاں مومنوں کے افراد یا ایمان اور ان اتہاموں کے رد میں ایک اصل بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بعض نے اتہام لگایا۔ تو خدا تعالےٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے حضرت عائشہ رضؓ کی بریت یوں فرمائی۔ لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنٰت بانفسھم خیرا۔ وقالوا ھذا افک مبین۔ یعنی کیوں نہ جس وقت تم نے اس اتہام کو سنا تو کہہ دیا کہ ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ ہم یہ بات زبان پر بھی لائیں اے اللہ تو پاک ہے اور یہ بہت بڑا بہتان ہے بدباطنوں نے الزام تو حضرت عائشہ پر لگایا تھا اس لئے یہ فرمانا چاہیئے تھا کہ اے مومنو! اس الزام کو زبان پر بھی نہ لاؤ۔ کیونکہ عائشہ رضؓ اس سے پاک ہے اور یہ بہتان عظیم ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے فرمایا یہ ہے کہ مومنو! اس الزام کا ذکر تک نہ کرو۔ کیونکہ خدا پاک ہے۔ اور یہ بہتان عظیم ہے اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ الزام تو حضرت عائشہ پر ہے اور سبحٰنک کہہ کر پاکیزگی خدا کی بیان کی جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ وجہ اگلے ہی رکوع کی اس آیت سے معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیثٰت والطیبٰت للطیبین والطیبون للطیبٰت اولٰئک مبرؤن مما یقولون یعنی گندی عورتیں گندوں کے لئے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاکیزہ عورتیں پاکوں کے لئے اور پاک مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں یہ لوگ بری ہیں اس سے جو وہ کہتے ہیں۔

اس آیت نے پہلی آیت کی تشریح کر دی اور بتا دیا کہ لفظ سبحٰنک میں دراصل حضرت عائشہ رضؓ پر سے الزام دور کیا گیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اگر حضرت عائشہ رضؓ ایسی ہے۔ (نعوذ باللہ) جیسا کہ اتہام لگانے والے بتاتے ہیں تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی زد پڑے گی۔ کیونکہ ناپاک عورتوں کا ناپاک مردوں سے ہی حقیقی تعلق ہوتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہے۔ اس لئے عیاذاً باللہ خدا تعالیٰ کی تقدیس پر بھی حملہ ہوگا اس لئے اللہ تعالیٰ نے سبحٰنک کہہ کر فرمایا کہ چونکہ خدا پاک ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پاک ہیں اور پھر حضرت عائشہ بھی پاک ہیں۔ کیونکہ پاک مردوں سے پاک عورتوں کا ہی حقیقی تعلق ہوتا ہے۔ پس سبحٰنک میں باری تعالےٰ نے اپنی پاکیزگی کے اظہار کے ساتھ ہی حضرت عائشہ رضؓ پر سے اتہام کو دور کر کے فرما دیا اولٰئک مبرؤن۔ کہ یہ بری ہیں۔

یہاں سے ایک اصل معلوم ہوگیا کہ ہر وہ وجود جس کا پاک ہستی سے تعلق ہو ان تمام اتہامات سے پاک ہوتا ہے جو بدباطن لگائیں۔ یہ اصل ہماری آئندہ پیش کردہ دلیل کا پہلا مقدمہ ہے اور اسی بنا پر ہمارا دعویٰ ہے کہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ پر شیخ مصری نے جو اتہام لگائے اور ہمارے قلوب میں ناسور ڈال دئے۔ حضور ان سے بری ہیں کیونکہ آپ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالےٰ سے ہے۔ اس کے ثبوت میں ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں جن میں سے چند درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

### پہلا ثبوت

منکرین خلافت اور ہم اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ شخص جو کسی اعلےٰ مقام پر خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کئے جانے کا مدعی ہو۔ اگر وہ اپنے سے پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کا مصداق ہو۔ تو یقیناً یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق ہے اور اس کو خدا نے اس مقام پر قائم کیا ہے چنانچہ اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جس قدر پیشگوئیاں ہیں۔ آپ ان کے مصداق ہیں۔ اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ آپ منجانب اللہ ہیں۔ اس مسلمہ اصل کے ماتحت ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ اس لئے آپ کو خلعت خلافت من جانب اللہ عطا کی گئی۔ اور آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا ہے۔ انی معک ومع اھلک ھذا۔ یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اس اہل کے ساتھ ہوں۔ اس الہام نے ثابت کر دیا کہ خدا کی معیت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ ہے لہٰذا آپ کا تعلق باللہ ثابت ہے۔

دوسرا الہام جو آپ کے تعلق باللہ کو ثابت کرتا ہے یہ ہے۔ "انی معک یا ابن رسول اللہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دین واحد"۔ اس الہام سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہیں۔

(۱) آپ ابن رسول اللہ ہیں اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے اللہ کے رسول کے بیٹے میں تیرے ساتھ ہوں۔

(۲) دین واحد پر جمع کرنے کا حکم ابن رسول اللہ کو ہے جو آپ ہی ہیں وہ جو ٹوٹی پھوٹی امارتیں قائم کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے خلاف کارروائی کرنے والے ہیں۔ کون بے غیرت ہوگا۔ جو اس "ابن رسول اللہ" کی اطاعت کو چھوڑ دے گا۔ جس کو خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں کو

437
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین واحد پر جمع کرو۔

(۳) اس الہام میں دین واحد سے مراد خدا پرستوں اور انبیاء و علماء کا دین ہی مراد ہو سکتا ہے۔ اس لئے ثابت ہو گیا کہ خدا کے رسول کے بیٹے کی پیروی سے خدا پرست انسان بن سکتا ہے۔ اور اس کا انکار اور اس کی اطاعت سے سرکشی دہریت میں گرا دیتی ہے۔

اس کے علاوہ متعدد پیشگوئیاں ہیں جن کے آپ مصداق ہیں۔ اور وہ سب کی سب آپ کے تعلق باللہ کی مثبت ہیں۔

## دوسرا ثبوت

یہ امر بھی مسلمات میں سے ہے۔ کہ نبی کی وہ پیشگوئیاں جو اس کی وفات کے بعد اس کے خلفاء کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق شریعت اسلامیہ کا یہی حکم ہے۔ کہ وہ پوری ہو گئیں۔ کیونکہ اسلام خلفاء کے وجود کو نبی کے وجود میں شامل قرار دیتا ہے۔ مثلاً قیصر و کسریٰ کے فتح کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اب حضرت عمرؓ کے وجود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی قرار دینا پڑے گا۔ کیونکہ خلفا نبی کے وجود میں شامل ہوتے ہیں۔

پس اس اصل کے ماتحت ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئیاں جو آپ نے اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے متعلق فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

پھر اسی طرح لندن میں تقریر کرنے والی پیشگوئی مندرجہ ازالہ اوہام وغیرہ یہ سب پیشگوئیاں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود سے پوری ہوئیں۔

اب اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کی وجہ سے جو حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں پوری ہوئیں حضرت عمرؓ کے وجود کو آپ کا وجود قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ فضل عمرؓ کے وجود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود نہ قرار دیا جائے۔ جبکہ آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔

## تیسرا ثبوت

قرآن کریم میں خدا تعالے آیت استخلاف میں فرماتا ہے۔ کہ خلیفہ ہم قائم کیا کرتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں اپنی فعلی شہادت کو پیش فرمایا ہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم یعنی ہمارے قائم کردہ خلیفہ کی صداقت کی علامت یہ ہے۔ کہ ہم اپنے دین کو جس کے ساتھ رضامندی ہے۔ ان خلفاء کے ذریعہ تمکنت بخشتے ہیں۔ اور جب اے مومنو! تم پر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ خدا نے ان کے ذریعہ تمکنت دین بخشی۔ تو سمجھو کہ اس خلیفہ کے ساتھ ہمارا تعلق ہے۔ اور ہم نے اس کو قائم کیا ہے۔ چنانچہ خلافت اولیٰ میں چھ سال تک سیدنا امیرالمومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مسئلہ خلافت کو خوب وضاحت سے پیش کیا۔ اور ذہن نشین کرا دیا۔ کہ خلیفہ خدا قائم کرتا ہے۔ اور کوئی طاقت اس کو معزول نہیں کر سکتی۔ خدا نے اس کو اس قدر تمکنت بخشی کہ پیغامیوں کو اس مسئلہ کے تردید کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ اور ان کو بھی آپ نے منوا دیا۔ کہ واقعی خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس امر کو دیکھ کر انہوں نے ایک اور چال چلی۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوۃ سے انکار کر دیا۔ نہ نبوۃ کو مانیں اور نہ خلافت کا جوا اپنی گردن پر رکھنا پڑے۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و رحم سے حضرت فضل عمر کو مسند خلافت پر متمکن کیا۔ اور آپ کے ذریعہ مسئلہ نبوت کے ہر پہلو کو واضح کرا دیا۔ یہاں تک کہ فتنہ پرداز شیخ مصری وغیرہ کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ واقعی مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ ہیں۔ (اگرچہ اب ان کا تعلق پیغامیوں سے قائم ہو گیا ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے انکار کی داغ بیل پڑ چکی ہے۔)

پس آیت استخلاف میں خدا کی فعلی شہادت درج ہے۔ کہ ہم خلفاء کے عقائد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور یہ ثبوت ہوتا ہے۔ کہ ہمارا ان سے تعلق ہے۔

## چوتھا ثبوت

قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔ اس میں خدا تعالے فرماتا ہے۔ لایمسہ الا المطہرون یعنی قرآنی معارف بجز پاک وجودوں کے دوسروں کو عطا نہیں کئے جاتے۔ اور جس کو معارف قرآنی عطا ہوں وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

پس طہارت کا یہ معیار بھی شیخ مصری صاحب کو تسلیم ہے۔ اس مسلمہ معیار کی رو سے ہم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مطہر یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کے بیشمار دقائق و معارف آپ کو عطا ہوئے۔ اور ہم ہمیشہ نو بنو معارف سنکر اپنے ایمان و علم میں اضافہ کرتے ہیں اور جب آج بھی آپ کو روحانی علوم سکھائے جاتے ہیں، تو آپ کی پاکیزگی اور تعلق باللہ ثابت ہے۔

## پانچواں ثبوت

شیخ مصری صاحب اور ان کے ہمنوا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ انہوں نے انکار کا اعلان نہیں کیا۔ گو فعلاً وہ یقیناً انکار کر بیٹھے ہیں۔ جس کا ہمارے پاس ثبوت ہے۔ اس لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فرامین مبارک اس پر حجت ہیں۔ اور چونکہ خلیفہ اول رضؓ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کو اپنے بعد خلیفہ نامزد فرما گئے تھے اور شریعت اسلامیہ میں انتخاب خلافت کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے اس لئے آپ خلیفہ برحق ہیں۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق شیخ مصری صاحب کا اعتقاد ہے۔ کہ آپ کا تعلق خدا سے تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بھی تعلق باللہ لازمی طور پر ثابت ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ امر ثابت ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تعلق اللہ تعالے سے ہے۔

اب ہماری یہ دلیل از روئے قوانین منطق یوں بن گئی۔

**شکل اول بدیہی الانتاج:۔**

مقدمہ اولے۔ کبریٰ کلیہ موجبہ:۔ ہر وہ وجود جس کا تعلق اللہ تعالے سے ہو وہ تمام اتہامات سے بری ہوتا ہے۔ اور اتہام لگانے والا لعنت الٰہی کا مورد۔

مقدمہ ثانیہ صغریٰ موجبہ جزئیہ:۔ سیدنا امیرالمومنین فضل عمر محمود کا تعلق اللہ سے ہے۔

نتیجہ مطلوبہ:۔ آپ تمام اتہاموں سے بری ہیں۔ اور اتہام لگانے والے لعنت الٰہی کے مورد۔ فتوبوا ایھا المنکرون۔

خاکسار:۔ عبدالمالک خاں عفی اللہ عنہ
مولوی فاضل رکن مجلس انصار سلطان القلم

# حصہ وصیت میں اضافہ

مندرجہ ذیل موصیوں نے بموجب تحریک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے حصہ وصیت میں اضافہ کیا ہے۔

۴۸۱ - شیخ عبدالرب صاحب لائیلپور ۱/۸ حصہ کی بجائے ۱/۶

۴۸۲ - صوفی عبدالغفور صاحب مبلغ حال ہانگ کانگ ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹

۴۸۳ - میاں برکت علی صاحب ننگلی حال بستی گھوکو وال ریاست بہاولپور ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ حصہ جائیداد میں ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ حصہ کر دیا ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصیتیں

**نمبر ۵۸۶۴:**- منکہ صوبیدار شیر دلی ولد حیات خان قوم کھوٹ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت اوائل ۱۹۳۴ء ساکن وریاماں ڈاکخانہ کریالہ ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جس کی کل قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ وہ ایک پختہ مکان کی صورت میں ہے جو میرے گاؤں وریاماں میں میری واحد ملکیت ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ایک سو پچاس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- صوبیدار شیر دلی ۳/۱۲ پنجاب رجمنٹ راولپنڈی حال وارد محلہ دارالرحمت

گواہ شد:- ملک ستار محمد موصی ۵۰۷۶ حال وارد دارالرحمت قادیان

گواہ شد:- عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل قادیان

**نمبر ۵۸۶۵:**- منکہ فضل نور زوجہ صوبیدار شیر دلی صاحب قوم کسر عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت اوائل ۱۹۳۴ء ساکن وریاماں ڈاکخانہ کریالہ ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جو کہ -/۱۲۸ روپے نقد کی صورت میں ہے۔ جو مجھے اپنے خاوند صوبیدار شیر دلی صاحب کی طرف سے بطور حق مہر کے ملا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ لہذا میں اپنے حق مہر کے روپیہ سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- فضل نور اہلیہ صوبیدار شیر دلی صاحب قادیان گواہ شد:- شیر دلی صوبیدار خاوند موصیہ حال قادیان۔ گواہ شد:- ملک ستار محمد موصی ۵۰۷۶

حال قادیان۔ گواہ شد:- عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل

**نمبر ۵۸۶۷:**- منکہ عمر علی احمدی ولد ملک رحیم بخش صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ زمیندار عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کھوکھر ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائداد پارچات کتابوں اور دیگر اشیاء پر مشتمل ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ کے قریب ہوگی۔ میری غیر منقولہ جائداد از قسم مکانات و اراضیات مواضعات۔ کھوکھر۔ محمد پور کھوکھر۔ سیوڑ نارا گڑھ۔ سلطان پور۔ ہمتر یخ ادڑ۔ فیروز پور وغیرہ تحصیل ملتان اور مواضعات خان پور۔ دائرہ پور۔ اور چک تحصیل شجاع آباد۔ اور مواضعات بولیو اہنی جائی۔ چک ابوالفتح۔ یوسف پور۔ عثمان کوریہ اور میراں پور دبھایہ وغیرہ تحصیل مظفر گڑھ اور مواضعات کریال گڑھ قادر پور۔ وراثے داہنی تحصیل ملتان میں واقعہ ہے۔ کل تعداد تقریباً ساڑھے ۹ ہزار بیگھ ہے۔ اس جائداد کا جو اس وقت میرے قبضہ ملکیت میں ہے۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میری وفات کے وقت جو میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (نوٹ ۱) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ نوٹ ۲:- کچھ جائداد میرے دادا نے لنگر کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ اس کا کاغذات میں عمل درآمد نہیں ہے وہ حصہ جائداد اور اس کے علاوہ جتنی اور جائداد میں لنگر کی مد میں وقف کروں اس وصیت سے مستثنیٰ سمجھی جائے گی۔ نوٹ ۳:- میں اپنی ششماہی آمد کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:- عمر علی احمدی بی اے گواہ شد:- محمد عظیم باجوہ حسن منزل قادیان دارالفضل۔ گواہ شد:- محمد شریف وکیل منٹگمری۔ گواہ شد:- بشیر احمد سب جج ہوشیار پور۔ گواہ شد:- عطاء اللہ پلیڈر منٹگمری


## ایکماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کرلیا کریں تو ایکماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی جانتا نہ ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا۔ قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:- ایم اے فاروقی اینڈ کمپنی نئی سڑک دہلی



## رسالہ محشر خیال دہلی

نمونہ مفت منگا کر خریدار ہوجایئے مفت

نمونہ طلب کرنے کیلئے

محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے

438
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۴۸۶۱ منکہ طالع بی بی بیوہ چوہدری صفدر علی صاحب مرحوم قوم جٹ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن بہلول پور ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ زیور مالیتی ۰/۲۵۷ روپیہ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) کڑے طلائی ۲۰ تولہ (۲) انگوٹھی ۸ ماشہ (۳) بندے ایک جوڑی ۹ ماشہ (۴) سانتاں نقرئی ۳۰ تولہ (ب) لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت پچیس روپے ماہوار ہے۔ جو کہ بطور پنشن مجھے سرکار سے ماہوار ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد:۔ طالع بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام احمد بقلم خود برادر موصیہ دولت پور۔
گواہ شد:۔ نذیر احمد برادر موصیہ سیکرٹری جماعت احمدیہ دولت پور پچھانکوٹ

نمبر ۴۸۶۲ منکہ غلام مرتضیٰ ولد چوہدری محمد الدین قوم چھمبٹ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۰/۸۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام مرتضیٰ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل منٹگمری
گواہ شد:۔ نذیر احمد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری۔
گواہ شد:۔ غلام حسین چاہلوی سیکرٹری جماعت احمدیہ منٹگمری۔


# مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ہے) میں ایک ماہ کی خوراک
دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔



# ضرورت

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کے لئے ہر قصبہ شہر اور ضلع میں قابل ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار دی جاوے گی۔ قواعد کی پابندی ہر ایجنٹ کے لئے لازمی ہوگی۔ درخواستیں جلد از جلد منیجر ویدک یونانی دواخانہ کے نام آجانی چاہئیں
منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی



# تریاق جریان

دہات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ دردکمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوشرو بنانا۔ اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے قیمت صرف ایک ڈبیہ (عمر)

# اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع الاثر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔؟ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کرچکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔
پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی۔ محمود نگر ۵ لکھنؤ



مستورات کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں تو شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہِ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بے شمار بے اولاد عورتیں ان کی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کرکے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہوگی مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے ملنے کا پتہ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب



محض مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے

# دو نایاب گوہر کوڑیوں کے مول

(۱) بندش پیشاب کی دوا۔ یہ مرض عموماً بڑی عمر میں لاحق ہوتا ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہو۔ یا رک رک کر آتا ہو۔ جلن ہو سوزش ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج قرار دے کر سوائے پچکاری کے پیشاب نکالنے کا اور کوئی ذریعہ نہ بتلایا ہو۔ ایسے تمام مریض میری طرف رجوع کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ پہلی ہی خوراک سے جو تنکے پر چڑھا کر دی جاتی ہے۔ پیشاب خود بخود بغیر تکلیف کے جاری ہو جائیگا۔ مگر کلی صحت اور عمر بھر اس موذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے پانچ خوراک کا استعمال ضروری ہے۔ تجربہ شرط ہے قیمت صرف پانچ روپیہ

۲۔ دردوں کی دوا۔ بدن کے کسی حصہ میں درد ہو۔ گوشت میں ہو۔ یا ہڈی میں ہو۔ ریح کا ہو۔ یا رینگن کا ہو۔ یا جوڑوں میں ہو۔ درد خواہ کسی قسم کا ہو۔ مگر چوٹ کا درد نہ ہو۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

المشتہر:۔ مرزا مراد بیگ احمدی چک نمبر ۲۳۳ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**شملہ** ۱۶ ستمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے لاہور چھاؤنی میں مذبح کی تعمیر کی مجوزہ سکیم کو ترک کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں گورنر جنرل نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بیان کیا ہے۔ کہ مذبح کی تعمیر کو جاری رکھنے میں مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اندریں حالات گورنمنٹ اس سکیم کو جاری رکھنے میں اپنے آپ کو حق بجانب نہیں سمجھتی اس فیصلے سے ٹیکس دہندوں کو تقریباً ۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوگا۔

**انگورہ** کی ایک اطلاع ہے کہ گزشتہ مہینہ میں وہاں دس دس سال کے بچوں کا فوجی مظاہرہ عمل میں آیا۔ یہ بچے حال ہی میں فوجی بھرتی میں داخل ہوئے ہیں۔ مظاہرہ کے وقت ہر بچہ کے سینہ پر ایک نشان آویزاں تھا جس پر ان کی ماؤں نے لکھا تھا۔ ”ہم ان بچوں کو حکومت کے حوالہ کرتی ہیں۔“

**لاہور** ۱۶ ستمبر۔ بیاس اور ستلج کے مقام اتصال پر ممدوٹ کے قریب ایک کشتی دریا میں الٹ گئی۔ اور ۵۰ آدمی ڈوب گئے بیان کیا جاتا ہے کہ کشتی مسافروں اور مال و اسباب سے بھری ہوئی تھی اور دریا پار کر رہی تھی کہ کسی نامعلوم سبب سے وہ ایک طرف کو جھک گئی۔ مسافر گھبرا گئے۔ اور کشتی بالکل الٹ گئی۔ سارے مسافر دریا میں گر پڑے۔ ان میں سے صرف ایک بچہ بچا باقی سب ڈوب گئے۔

**واشنگٹن** ۱۵ ستمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے گورنمنٹ کے تجارتی جہازوں کے نام امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ وہ چین یا جاپان دونوں میں سے کسی ملک کے لئے اسلحہ اور گولہ بارود وغیرہ نہ لے جائیں۔

**پانی پت** ۱۶ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ امن عامہ کے پیش نظر حکام نے اہل جلوس کو مساجد کے سامنے باجہ بجانے اور چوک قلندر سے (جہاں ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء کو مسلمانوں پر پولیس نے گولی چلائی تھی) گزرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ تاہم حکام نے کسی ناخوشگوار حادثہ کے خطرہ کے پیش نظر مؤثر اقدام اختیار کر رکھا ہے۔

**پالم پور** ۱۴ ستمبر۔ وائسرائے ہند اکتوبر کے آخر میں پالم پور آ رہے ہیں۔ ٹاؤن کمیٹی واٹر ورکس کی افتتاحی رسم کے بعد وائسرائے کی خدمت میں ایڈریس پیش کرے گی۔ جس میں اس بات پر زور دیا جائے گا۔ کہ گورنمنٹ پنجاب کا موسم گرما کا ہیڈ کوارٹر شملہ کی بجائے پالم پور کو بنایا جائے۔ کیونکہ پالم پور شملہ کی بجائے زیادہ نزدیک ہے۔

**شملہ** ۱۴ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کا موسم خزاں کا اجلاس شروع ہوا۔ ایک سوال کے جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا کہ ۸ نومبر کو نئی دہلی میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کانفرنس میں ٹائلٹ اور دوائیوں کے تیار کرنے کے سامان کی مختلف صوبوں میں آمد و رفت کے متعلق ریگولیشن پر غور کیا جائے گا۔

**مدراس** ۱۴ ستمبر۔ مدراس گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم اکتوبر کو تنا ولی شمالی ارکاٹ۔ اننت پور۔ چیتور اور وزیگا پٹم کے مختلف اضلاع کے کلکٹروں کی معرفت بے روزگاروں کی گنتی کی جائے۔ گاؤں کے نمبر دار اپنے ضلع کے کلکٹروں کو اپنے دیہات کے تعلیم یافتہ بے روزگاروں کے متعلق واقفیت بہم پہنچائیں گے۔

**حیدر آباد** ۱۶ ستمبر۔ سر اکبر حیدری صدر ایگزیکٹو کونسل ۲۲ ستمبر کی صبح کو ریاست کی آئندہ پالیسی اور اصلاحات کے متعلق ایک اعلان کریں گے۔ آپ افسروں کے ایک خاص اجلاس میں تقریر بھی کریں گے

**بنوں** ۱۶ ستمبر۔ کانگرس وزارت نے تمام پولٹیکل قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔

**لنڈن** ۱۵ ستمبر۔ اخبارات میں اس مفہوم کی جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں کہ سمندری ڈاکہ زنیوں کی روک تھام کرنے کے لئے ساحلوں کی نگرانی کا جو سسٹم منظور کیا گیا ہے۔ اس میں اٹلی کے لئے کوئی عملی حصہ لینا ناقابل عملدرآمد ہے۔ لنڈن میں اس خبر کی تردید کی جا رہی ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کا یہ ارادہ ہے۔ کہ اس وقت جو انتظامات منظور ہوئے ہیں ان کو فوراً عملی جامہ پہنایا جائے۔ لیکن اگر بعد میں کبھی اٹلی نگرانی کی سکیم میں حصہ لینا چاہے گا۔ تو اسے معقول حصہ دینے کے لئے سکیم میں ترمیم ہو سکے گی۔

**سرگودھا** ۱۶ ستمبر۔ پرسوں رات کے وقت کچہری بازار کے چوک میں دو احراری پارٹیوں میں زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ ایک احراری چھابڑی فروش کو سخت چوٹیں آئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں کی طرف سے ایک دوسرے کے خلاف فوجداری مقدمات کر دیئے گئے ہیں۔

**ٹوکیو** ۱۶ ستمبر۔ شمالی چین میں جاپانی فوج کی پیش قدمی جاری ہے فوج نے دریائے چوما کو پار کر کے مغرب اور جنوب کی طرف چینی فوج کا تعاقب کیا۔ اور پینگ ھانکو ریلوے لائن پر قبضہ کر لیا۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے پاؤ ٹنگ کے ہیڈ کوارٹر پر زبردست بمباری کی شانسی کے دارالخلافہ تیان آن پر بھی بمباری کی گئی۔ اور وہاں کے اسلحہ خانہ اور دیگر فوجی عمارتوں کو آگ لگا دی گئی۔

**کراچی** ۱۵ ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں یہاں طاعون کی چار وارداتیں رونما ہوئیں جن میں سے دو مہلک ثابت ہوئیں۔

**امرتسر** ۱۶ ستمبر۔ کامریڈ محمد حسین لاہور سے واپس آ رہے تھے۔ ان کے پاس وہ پوسٹر اور اشتہارات تھے جن میں انہوں نے ٹریبونل کے فیصلہ اور چودھری افضل حق کی ناکامی پر اظہار خیال کیا ہے۔ جب وہ ایک مسلمان کانگرسی کی دکان پر پہنچے۔ تو چند احراریوں نے کامریڈ صاحب پر حملہ کر دیا۔ ان کو پیٹنا چاہا۔ اور اشتہار چھیننا چاہا۔ اس پر مسلمان جمع ہو گئے اور انہوں نے کامریڈ موصوف کو ان سے بچایا۔

**کلکتہ** ۱۶ ستمبر۔ انڈیمان کے ۸ سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک نہیں کی تھی۔ اب ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے بھی بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔

**جموں** ۱۶ ستمبر۔ ایجی ٹیشن کی وجہ سے شہر میں پولیس کی تعزیری چوکیاں بٹھا دی گئی تھیں۔ لیکن ایجی ٹیشن کے ختم ہونے کی وجہ سے اب تعزیری چوکیاں اٹھالی گئی ہیں۔ اور ایڈیشنل پولیس فورس توڑ دی گئی ہے۔

**رامپور** ۱۶ ستمبر۔ ریاست رامپور میں نئی اصلاحات کے نفاذ کے اعلان پر جو ایجی ٹیشن ہو رہی ہے اس کو دبانے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ جس کی رو سے تمام سیاسی جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

**لنڈن** ۱۶ ستمبر۔ ”ٹائمز“ کا نامہ نگار مقیم نیو یارک رقمطراز ہے کہ جاپان اور چین کے مابین جنگ کے آغاز نے امریکہ میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ امریکہ اپنی بری اور بحری فوج میں اضافہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ۳۹۲ بمبار طیارے تیار کئے جا رہے ہیں جن کے متعلق مسٹر ہیری ووڈرنگ کا بیان ہے کہ ان طیاروں کی مشین تمام دنیا کی مشینوں سے زیادہ تیز رفتار ہوگی۔

**پشاور** ۱۶ ستمبر۔ حکومت سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ریڈیو کے ذریعہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی